حضرت علیؑ اور زمین میں گفتگو

ایک روز امام حسین علیہ السلام سورۂ زلزلت پڑھ رہے تھے جب آیت "وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا" پر پہنچے تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ انسان جو زمین سے سوال کریگا اور زمین اس سے اپنی خبریں بیان کرے گی، میں ہوں۔

محبان اہلبیت

ایک اور شخص حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا امیر المومنینؑ میں آپ کو اور آپ کے فرزندوں کو دوست رکھتا ہوں اور ساتھ ہی اہلبیت کے بے شمار فضائل و مناقب بیان کرنے لگا۔

حضرت نے فرمایا کہ اے شخص تو جو کچھ کہہ رہا ہے تیرا دل اس کی تصدیق نہیں کرتا ہم اپنے سچے محبوں اور مخلصوں کے آثار و علامات خوب جانتے ہیں۔ پانچ شخص ہمارے خاندان کے کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔ ذیوث، مخنث، پشت اندان، والدالحرام اور ولدالحیض۔ وہ شخص اس جواب کو سن کر معاویہ کے پاس چلا گیا اور صفین میں حضرت علیؑ کے خلاف جنگ میں مارا گیا۔

خلوص و صدق کا امتحان

چند اشخاص نے حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ باقی عمر آپؑ کی خدمت میں بسر کریں اور آپ کے دشمنوں سے لڑیں یہاں تک کہ شہادت کا درجہ پائیں۔ حضرت نے محسوس کر لیا کہ ان میں خلوص نہیں ہے۔ اس لئے اتمام حجت اور امتحاناً فرمایا کہ اچھا جاؤ اپنے سر منڈا کر آؤ وہ لوگ گئے اور سروں کو صرف اطراف سے منڈا کر دوسرے روز حاضر خدمت ہوئے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ جو کچھ کہتے ہو اس میں صدق و اخلاص نہیں ہے کیونکہ جب تم سر کے چند بال دینا نہیں چاہتے تو سر کیسے دو گے۔ (")

طلحہ و زبیر کے لئے بددعا

طلحہ و زبیر نے حضرت امیرؑ کی بیعت کرنے کے بعد جب دیکھا کہ ان کا مقصد بر نہ آیا۔ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم مکہ معظمہ جا کر عمرہ بجا لائیں۔

حضرتؑ نے فرمایا کہ تم عمرہ کیلئے نہیں جا رہے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے دل میں کیا خیال ہے۔ میں نے ابتدا ہی میں تم سے یہ کہا تھا کہ مجھ کو خلافت ظاہری کی مطلق خواہش نہیں جو کچھ میں نے پہلے تین خلفاء کیلئے تجویز کی تھی تمہارے لئے بھی کرتا ہوں مگر تم نے اور قسمیں کھائیں کہ نفاق کو چھوڑ کر میرے ساتھ رہیں گے اور اپنے قول و عہد پر ثابت قدم رہیں گے۔ آج دوسرا خیال کر کے تم مکر و بے وفا کر رہے ہو۔ حق تعالیٰ دل کا حال خوب جانتا ہے جہاں چاہو جاؤ کل خدا کو ضرور جواب دینا ہو گا۔ دونوں سر جھکائے ہوئے مسجد سے اٹھ کر

چلے گئے اور مکّہ جاکر حضرت عائشہ کو ہموار کرکے لشکر جمع کیا اور بصرہ کا رخ کیا۔ جب حضرت امیرؑ کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو حضرت نے ہاتھ اٹھاکر بد دعا کی کہ "خداوندا! طلحہ نے اپنی خواہش سے میری بیعت کرکے بیعت شکنی کی اس کو اس سے زیادہ مہلت نہ دے اور مجھ کو اس کے کید و مکر سے چھڑا دے اور زبیر نے صلہ' کے حق کو پیش نظر نہ رکھا اور مجھ میں اور اہل اسلام میں لڑائی ڈلوائی۔ وہ اپنے ظلم کو جانتا ہے مگر پشیمان نہیں ہوتا۔ خداوندا اس کے شر کو مجھ سے دور کر"

حضرت کی دعا قبول ہوئی اور دونوں قتل ہوگئے۔ (〃)

محبّان امیر المومنینؑ اور میوہ ہائے جنّت

مصابیح القلوب میں مرقوم ہے کہ ایک روز حضرت امیر المومنینؑ ایک انار کے خشک درخت کے نیچے اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے تھے۔

آپؑ نے فرمایا کہ جس طرح بنی اسرائیل پر مائدہ نازل ہوا تھا میں بھی تمہیں ایک نشانی دکھاتا ہوں اور درخت کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سرسبز اور بارآور ہوگیا۔

آپؑ نے مزید فرمایا کہ ایک ایک آدمی اٹھ کر بسم اللہ کہہ کر انار توڑے۔ حاضرین نے حکم کی تعمیل کی اور بعض نے ہاتھ پھیلا کر انار توڑ لئے اور بعض جس قدر ہاتھ دراز کرتے گئے ڈالی اونچی ہوتی گئی اور وہ انار توڑ نہ سکے۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنینؑ اس کا کیا سبب ہے کہ بعض کے ہاتھ تو انار تک پہنچ گئے اور بعض کے ہاتھ ٹہنی تک بھی نہ پہنچ سکے۔

حضرت نے فرمایا کہ ان اناروں تک صرف ان ہی کے ہاتھ پہنچ سکتے ہیں جو میرے محب ہیں اور ان کے ہاتھ نہیں پہنچ سکتے ہیں جو میرے دشمن ہیں۔ کل قیامت کے روز بھی یہی ہوگا کہ ہمارے دوست بہشتوں میں مرصع تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور جب کسی میوے کی خواہش کریں گے۔ درخت خود جھک جائے گا اور میوہ ان کے قریب آجائے گا اور یہ لوگ میوہ چن لیں گے۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے: "وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا" (میوے اہلِ بہشت کے لئے جھک جائیں گے) اور دشمن دوزخ سے اہلِ بہشت کو مخاطب کرکے کہیں گے کہ "اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ"

(یعنی بہشت کا پانی یا رزق جو تم کو اللہ نے دیا ہے اس میں سے کچھ ہم کو بھی دے دو)

لیکن وہ لوگ جواب میں کہیں گے کہ "اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْکَافِرِیْنَ"

(〃)

امیرالمومنین کے اقتدارات اور گستاخی کی سزا

آفایت المومنین میں مرقوم ہے کہ ایک خارجی اور ایک مومن ایک مقدمہ کے فیصلے کے لئے حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت نے مومن کو حق پر پاکر اس کے موافق فیصلہ کیا خارجی نے کہا کہ یا علیؑ آپ نے اس معاملہ میں عدالت سے کام نہیں لیا۔ حضرت امیرؑ نے غضب ناک ہو کر فرمایا ہلے دشمن خدا تو مسخ ہو جا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کتے کی شکل میں مسخ ہو گیا پھر اپنی صورت حال پر گریہ کرنے لگا۔ حضرت علیؑ کو اس پر رحم آیا اور دعا کی اور وہ پھر اپنی اصلی صورت پر آگیا۔ حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ آصف بن برخیا جو سلیمانؑ کے وصی تھے۔ ایک چشم زدن میں تخت بلقیس لانے پر قادر تھے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ خدا کے نزدیک سلیمان زیادہ افضل ہیں یا رسالت مآب حاضرین نے جواب دیا کہ خاتم الانبیاء افضل ہیں۔ فرمایا کہ اگر حضرت کے وصی سے ایسا معجزہ ظاہر ہو تو کچھ تعجب کا مقام نہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنینؑ آپ کو معاویہ سے جنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کو بھی ایک اشارہ میں کتے کی شکل میں کیوں مسخ نہیں کر دیا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی " فلا تعجل علیہم انما نعد لہم عداً۔ یعنی ان لوگوں کے لئے جلدی نہ کرو کیونکہ ہم ان کے لئے عذاب تیار کر رہے ہیں۔ (کوکب دری)

طئ الارض

مصابیح القلوب میں ہبیرہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ میں ایک روز کوفہ میں حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرے میں نے آنکھیں بند کریں پھر فرمایا کہ کھول دے۔ جب آنکھیں کھول کر دیکھا تو اپنے کو امیرالمومنین کے ہمراہ اپنے مدینہ کے گھر کی چھت پر پایا۔ فرمایا کہ جا اور اپنے اہل و عیال سے مل کر آ۔ چنانچہ میں ان سے مل کر آیا اور پھر حسب الحکم آنکھیں بند کر لیں اور چشم زدن میں ہم کوفہ پہنچ گئے۔

حضرت نے فرمایا کہ " اے ہبیرہ ! لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ جادوگر عورت ایک رات میں عراق سے ہندوستان جاتی ہے وہ باوجود کفر کے اس بات پر قادر ہے اور ہم ایماندار ہو کر کیا اس پر قادر نہیں ہو سکتے (نیز معلوم ہو کہ آصف بن برخیا کے پاس کتاب خدا سے کچھ جس کی وجہ انہوں نے تخت بلقیس کو شہر سبا سے جو ایک مہینہ کی راہ پر تھا چشم زدن میں حضرت سلیمان کے سامنے پہونچا دیا میں تو خیر المرسلین کا وصی ہوں اور چاروں کتابوں کا عالم میں کس طرح اپنی خواہش پورا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ (کوکب دری)

واقعہ کربلا کا خواب

شام کو جاتے ہوئے جب حضرت امیرالمومنین سرزمین کربلا پہونچے تو دریائے فرات کے کنارے چند کھجور کے درخت دیکھ کر آپ کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ اے ابن عباس ! جانتے ہو کہ یہ کون سی جگہ ہے؟ عرض کیا کہ میں نہیں جانتا۔ فرمایا کہ اگر تم جانتے تو تم بھی اس طرح روتے جس طرح میں گریہ کر رہا ہوں اور حضرت اس قدر روئے کہ آپ کی ریش

اقدس آنسوؤں سے تر ہو گئی اور ایک آہ پر درد کے بعد فرمایا کہ مجھ کو آل ابو سفیان سے کیا واسطہ۔ پھر امام حسینؑ کو بلا کر فرمایا کہ اے جگر گوشۂ رسول و نور دیدۂ بتول۔ بلاؤں اور مصیبتوں پر صبر کرنا جو مصائب آج تمہارا باپ آل ابوسفیان سے دیکھ رہا ہے کل تم بھی ان کے ہاتھ سے دیکھو گے۔

پھر گھوڑے پر سوار ہو کر تھوڑی دیر تک زمین کربلا پر اس طرح چکر لگایا کہ جیسے کوئی گم شدہ چیز ڈھونڈی جاتی ہے اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کی اور تکیہ پر سر رکھ کر سو گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد نہایت بیقراری سے اٹھے اور ابن عباس کو بلا کر فرمایا کہ اے بھائی میں نے ابھی ایک عجیب خواب دیکھا ہے کہ مردان سفید رو کی ایک جماعت ہے کہ تلواریں حمائل کئے اور سفید علم ہاتھوں میں لئے آسمان سے اتری اور اس زمین کے گرد ایک خط کھینچا اور ان درختوں نے اپنی شاخیں زمین پر ماریں اور تازہ خون کی ایک ندی جاری ہو گئی اور میرا فرزند حسینؑ اس خون کی ندی میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور کوئی شخص اس کی فریاد کو نہیں پہونچتا۔

وہ مدد طلب کر رہا ہے مگر کوئی اس کی مدد نہیں کرتا۔ ان مردوں نے کہا کہ اے فرزند مصطفےٰ و مرتضیٰ صبر کرو۔ اور جان لو کہ تم بدترین مخلوق کے ہاتھ سے شہید ہو گے۔ بہشت و رضوان تمہارے دیدار کے مشتاق ہیں۔ پھر مجھے تعزیت دیتے ہوئے کہا کہ اے ابو الحسن خداوند تعالیٰ قیامت کے روز حسینؑ کے دیدار سے تمہاری آنکھوں کو منور کرے گا۔"

اے ابن عباس! خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں علیؑ کی جان ہے مخبر صادقؑ نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ اہل بغاوت کی جنگ پر جاتے وقت تم ارض کربلا پر ایک ایسا خواب دیکھو گے۔ اے ابن عباس! اس زمین کو کربلا کہتے ہیں۔ میرے حسینؑ اس کے شیعوں اور فاطمہؑ کی اولاد میں سے ایک جماعت کو یہاں قتل کریں گے۔ اس سرزمین سے قیامت کے روز ایک جماعت کو اٹھائیں گے جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائے گی اے ابن عباس آؤ اس زمین کے گرد پھریں ممکن ہے ہرنوں کی آرام گاہ مل جائے۔ پس حضرت ہرنوں کی آرام گاہ پہونچے وہاں چند مینگنیاں زعفرانی رنگ کی تھیں جن سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ فرمایا کہ اے ابن عباس جب عیسیٰ مع اپنے حواریوں کے یہاں سے گذر رہے تھے تو کچھ مینگنیاں اٹھا کر سونگھیں اور بہت روئے۔ حواریوں نے پوچھا کہ یا روح اللہ مینگنیوں کو سونگھنے اور رونے کا کیا سبب ہے۔ فرمایا کہ خاتم الانبیاءؐ کے فرزند کو یہاں ناحق قتل کریں گے۔ یہ مینگنیاں اس لئے خوشبودار ہیں کہ ہرنوں نے اس سرزمین کی گھاس چری ہے۔ اس کے بعد حضرت نے دیر تک گریہ فرمایا اور آٹھ رکعت نماز ادا کی اور امام حسینؑ سے فرمایا کہ اے فرزند صبر میں ثابت قدم رہنا۔ رنج و بلا دوستان خدا کا حصہ ہے۔ دنیا رنج و مصیبت کا مقام ہے۔ یہاں کا رنج بہت جلد گذر جاتا ہے۔

پھر آسمان کی طرف دونوں ہاتھ بلند کر کے بد دعا فرمائی کہ خداوندا میرے فرزندوں کے قاتلوں کی عمروں سے

برکتیں اٹھائے اور ان کو بے یار و مددگار مغلوب کر۔ اور کچھ مینگنیاں ابن عباس کو دے کر فرمایا کہ جب ان کا رنگ تبدیل ہو کر خون کا رنگ ہو جائے تو سمجھ لو کہ میرا حسین شہید ہو گیا۔

(کوکب دری ص)

دنیا اور حضرت علیؑ

تفسیر حافظی، ہدایت السعداء اور ذخیرۃ الملوک میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز حضرت امیرؑ منبر پر خطبہ فرما رہے تھے جب کہ ایک پرانا لباس جس میں بہت سے پیوند تھے آپ کے زیب تن تھا۔ عبداللہ ابن عباس کے دل میں خیال گذرا کہ یہ حالت امیرالمومنین کے شایان شان اور سزاوار نہیں اس کے ساتھ ہی حضرت نے فرمایا کہ " میں نے اس قدر پیوند پر پیوند لگائے ہیں کہ اب پیوند لگانے والے سے حیا آنے لگی ہے۔ علیؑ کو دنیا کی زینت و آرائش سے کیا سروکار جس کا پھول کانٹا اور جس کا شہد زہر ہے میں کیونکر اس لذت سے خوش ہو سکتا ہوں جو تھوڑی دیر میں فنا ہونے والی ہے اور میں کس طرح پیٹ بھر کھا سکتا ہوں جب کہ ملک حجاز میں بہت سے پیٹ خالی اور بھوکے ہیں اور بھوک کی شدت سے بیتاب ہیں میں کس طرح اس بات سے خوش ہوں کہ لوگ مجھ کو امیرالمومنین کہیں اور مسلمان اپنا مقتدا اور پیشوا جانیں اور میں سختیوں اور مشکلوں میں ان کا شریک نہ رہوں اور بھوک و تنگی معاش و احتیاج میں ان کے ساتھ موافقت نہ کروں۔"

راوی بیان کرتا ہے کہ ان کلمات کے سننے سے سامعین پر رقت طاری ہوئی اور زار زار رونے لگے۔

(کوکب دری)

حضرت امیرالمومنین اور حضرت عقیل

حبیب السیر جلد اول میں مرقوم ہے کہ حضرت عقیل کو بیت المال سے روزانہ دو درہم وظیفہ ملتا تھا جس سے آپ کے اوقات تنگی سے بسر ہوتے تھے اس لئے آپ نے ایک مرتبہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے عرض کیا کہ وظیفہ میں کچھ اضافہ کریں مگر حضرت نے نہ مانا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ حضرت عقیل نے حضرت امیرالمومنین کو رات کے کھانے کی دعوت دی اور اثنائے گفتگو میں پھر اپنی مفلسی کا اظہار کیا اور وظیفہ میں زیادتی کی خواہش کی۔ حضرت نے پوچھا کہ یہ ضیافت کا انتظام کس طرح ہوا عرض کیا کہ کئی روز سے روزانہ نصف درہم بچا کر اس دعوت پر صرف کیا فرمایا کہ جب تم کو ڈیڑھ درہم کافی ہو سکتا ہے تو پھر کیوں زیادتی کی خواہش کرتے ہو۔ عقیل نے پھر اصرار کیا تو حضرت نے شمع ان کے ہاتھ کے اس قدر قریب کی کہ ہاتھ جلنے لگے عقیل نے عرض کیا کہ اے بھائی میرا ہاتھ کیوں جلانا چاہتے ہو۔ فرمایا کہ اے عقیل جب تم اس آگ کو برداشت نہیں کر سکتے تو اس بات کو کیونکر جائز رکھتے ہو کہ میں اہل اسلام کے حقوق میں سے تمہارے حصہ سے زیادہ تم کو دے کر آتش آخرت کا سزاوار بنوں عقیل اس بات کو سمجھ نہ سکے اور رنجیدہ ہو کر معاویہ کے پاس چلے گئے جس سے امیرالمومنین بہت آزردہ خاطر ہوئے معاویہ نے ان کی خاطر و تواضع میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا آخر کار ایک

روز یہ درخواست کی کہ منبر پر جاکر امیر المومنین اور سبطین کو برا کہیں عقیل نے انکار کیا اور وہاں سے واپس ہوکر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوکر توبہ کرلی۔

(کوکب دری)

مزاح لطیف

ایک روز رسالت مآبؐ اپنے چند اصحاب اور حضرت علیؑ کے ہمراہ کھجور اس طرح تناول فرمارہے تھے کہ درمیان میں کھجور رکھے ہوئے تھے اور اس کے اطراف رسول خدا، حضرت علی اور چند اصحاب بیٹھے تھے ہر شخص کھجور کھا کر اس کی گٹھلیاں اپنے سامنے جمع کرتا تھا تاکہ بعد میں پھینک دے مگر رسول خداؐ اپنی گٹھلیاں حضرت علیؑ کے سامنے رکھتے گئے جب کھجور ختم ہوگئے تو رسول خداؐ نے فرمایا کہ ذرا دیکھو تو کس کے سامنے زیادہ گٹھلیاں ہیں کس نے سب سے زیادہ خرمے کھائے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ حیرت تو ان پر ہے جنہوں نے خرمے مع گٹھلیوں کھائے۔

(کوکب دری ب۱۰)

ایک اور مزاح

ایک روز حضرت ابوبکر و عمر حضرت علیؑ کے ہمراہ اس طرح پیادہ چل رہے تھے کہ حضرت علیؑ درمیان میں تھے اور دونوں اصحاب دو بازو تھے چونکہ دونوں اصحاب بہ نسبت حضرت علیؑ کے طویل قامت تھے حضرت علیؑ سے کہنے لگے یا علی انت بلینا کالنون فی لنا یعنی یا علیؑ آپ ہمارے درمیان ایسے ہیں جیسے "لنا" میں نون۔ حضرت نے فرمایا "لا انا بینکما لکنتما لا" یعنی اگر میں تمہارے درمیان نہ رہوں تو تم 'لا' ہوجاؤ گے یعنی فنا ہوجاؤ گے۔

چار اصول صحت

حضرت امیرؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا کہ یاحسن اعلمک اربع خصال تستغنی بہا عن الطب۔ قال بلیٰ یا ابہ قال لا تجلس علی الطعام الا وانت جایع "ولا تقم عن الطعام الا وتشتہیہ وجود المضغ واذا نمت فاعرض نفسک علی الخلاء اذا استعملت ھذا استغنیت عن الطب

ترجمہ: اے حسن کیا میں تمہیں وہ چار خصائل بتاؤں جو تمہیں طبیب سے مستغنی کردیں۔ امام حسنؑ نے کہا کہ ہاں بابا فرمائیے۔ فرمایا جب تک بھوک نہ لگے کھانے مت بیٹھو اور جب تک اشتہا باقی ہے دستر خوان سے نہ اٹھو۔ کھانا خوب چبا کر کھاؤ۔ اور جب کھا چکو کچھ آرام لے لو۔ جب تم اس پر عمل کروگے طب سے مستغنی ہوجاؤ گے۔

(تمت)

نہج الاسرار جلد دوم وسوم

کے

ملنے کا پتہ

محمد بشارت علی

نمبر مکان A-68 بہار سوسائٹی عقب شہید ملت روڈ
کراچی

مولوی سید رضا آقا صاحب قبلہ 22-2-761
بازار نور الامرا حیدر آباد 500024

مولوی سید تقی حسن صاحب قبلہ وفا 22-8-325
دار الشفاء۔ حیدر آباد

محمد احمد علی صاحب نمبر مکان ۲۷۵/۱۴
نصیر آباد فیڈرل بی ایریا۔ کراچی